آیت نمبر (77تا79)

681

﴿ اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ قِيۡلَ لَهُمۡ كُفُّوۡۤا اَيۡدِيَكُمۡ وَ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيۡهِمُ
الۡقِتَالُ اِذَا فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَخۡشَوۡنَ النَّاسَ كَخَشۡيَةِ اللّٰهِ اَوۡ اَشَدَّ خَشۡيَةً ۚ وَ قَالُوۡا رَبَّنَا لِمَ كَتَبۡتَ
عَلَيۡنَا الۡقِتَالَ ۚ لَوۡ لَاۤ اَخَّرۡتَنَاۤ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيۡبٍ ؕ قُلۡ مَتَاعُ الدُّنۡيَا قَلِيۡلٌ ۚ وَالۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۟ وَ
لَا تُظۡلَمُوۡنَ فَتِيۡلًا ﴿۷۷﴾ اَيۡنَ مَا تَكُوۡنُوۡا يُدۡرِكْكُّمُ الۡمَوۡتُ وَ لَوۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ بُرُوۡجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَ اِنۡ تُصِبۡهُمۡ
حَسَنَةٌ يَّقُوۡلُوۡا هٰذِهٖ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ۚ وَ اِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ يَّقُوۡلُوۡا هٰذِهٖ مِنۡ عِنۡدِكَ ؕ قُلۡ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ
اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَاۤءِ الۡقَوۡمِ لَا يَكَادُوۡنَ يَفۡقَهُوۡنَ حَدِيۡثًا ﴿۷۸﴾ مَاۤ اَصَابَكَ مِنۡ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَ مَاۤ اَصَابَكَ
مِنۡ سَيِّئَةٍ فَمِنۡ نَّفۡسِكَ ؕ وَ اَرۡسَلۡنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوۡلًا ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًا ﴿۷۹﴾

ب ر ج

(س) بَرَجًا: (۱) خوبصورت آنکھوں والا ہونا۔ (۲) کسی چیز کا نمایاں ہونا۔ بلند ہونا۔

بُرۡجٌ: ج بُرُوۡجٌ۔ (۱) گنبد۔ مینار۔ آیت زیر مطالعہ۔ (۲) آسمان میں سیاروں کی منزلیں۔ ﴿ وَ لَقَدۡ جَعَلۡنَا فِى السَّمَآءِ بُرُوۡجًا ﴾ (15/الحجر:16) ''اور ہم نے بنائیں ہیں آسمان میں منزلیں۔''

(تفعّل) تَبَرُّجًا: بتکلف خود کو نمایاں کرنا۔ ﴿ وَ لَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِيَّةِ الۡاُوۡلٰى ﴾ (33/الاحزاب:33) ''اور تم عورتیں خود کو نمایاں مت کرو، سابقہ جاہلیت کا نمایاں کرنا۔''

مُتَبَرِّجٌ: اسم الفاعل ہے۔ نمایاں کرنے والا۔ ﴿ فَلَيۡسَ عَلَيۡهِنَّ جُنَاحٌ اَنۡ يَّضَعۡنَ ثِيَابَهُنَّ غَيۡرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيۡنَةٍ ؕ ﴾ (24/النور:60) ''تو نہیں ہے ان عورتوں پر کوئی گناہ کہ وہ اُتار رکھیں اپنی اوڑھنیاں بغیر نمایاں کرنے والیاں ہوتے ہوئے زینت کو۔''

ش ی د

(ض) شَيۡدًا: عمارت کو بلند کرنا۔ پلستر کر کے مضبوط کرنا۔ نقش ونگار بنا کر مزین کرنا۔

مَشِيۡدٌ: مَفۡعِلٌ کے وزن پر اسم الظرف ہے۔ پلستر کرنے یا نقش ونگار بنانے کی جگہ۔ پھر عام طور پر اسم المفعول کے معنی میں آتا ہے۔ مضبوط کیا ہوا۔ مزین کیا ہوا۔ ﴿ وَ هِىَ ظَالِمَةٌ فَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا وَ بِئۡرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّ قَصۡرٍ مَّشِيۡدٍ ﴿۴۵﴾ ﴾ (22/الحج:45) ''تو وہ اوندھی پڑی ہیں اپنی چھتوں پر اور معطل کیے ہوئے کنویں اور مزین کیے ہوئے محل۔''

(تفعیل) تَشۡيِيۡدًا: کثرت سے مضبوط یا مزین کرنا۔

مُشَيَّدٌ: اسم المفعول ہے۔ خوب مضبوط کیا ہوا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ف ق ہ

(س) فِقۡهًا: کسی علم حاضر کے ذریعے اس کے علم غائب تک پہنچنا۔ بات کے ہر پہلو کا احاطہ کر کے سمجھنا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

(تفعّل) تَفَقُّهًا: کسی چیز میں بتکلف سوجھ بوجھ حاصل کرنا۔ ﴿ فَلَوۡ لَا نَفَرَ مِنۡ كُلِّ فِرۡقَةٍ مِّنۡهُمۡ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوۡا فِى الدِّيۡنِ ﴾ (9/التوبۃ:122) ''پھر کیوں نہ نکلی ان کے ہر گروہ سے ایک جماعت تا کہ وہ لوگ سوجھ بوجھ حاصل کریں دین میں۔''

د ر ک

681

(x)	x	ثلاثی مجرد سے فعل نہیں آتا
	دَرَكٌ	کسی کالاحق ہونا۔ پکڑے جانا۔﴿ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّ لَا تَخْشٰى ﴾ (20/طٰہٰ:77)"آپؐ کوخوف نہیں ہوگا پکڑے جانے کا اور نہ آپؐ کوڈر ہوگا یعنی ڈوبنے کا۔"
	دَرْكٌ	نشیب۔ گہرائی۔﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ﴾ (4/النساء:145) "یقینا منافق لوگ سب سے نچلی گہرائی میں ہوں گے آگ کی۔"
(افعال)	اِدْرَاكًا	کسی چیز کا اپنی غایت تک پہنچنا جیسے پھل کا پکنا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ مختلف معانی میں آتا ہے۔(۱) پالینا۔(۲) آ پکڑنا۔﴿ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ﴾ (6/آل عمران:103) "نہیں پاتیں اس کو آنکھیں اور وہ پالیتا ہے آنکھوں کو" ﴿ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِىْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ ﴾ (36/یٰسین:40) "سورج کے لئے ممکن نہیں ہوتا کہ وہ آ پکڑے چاند کو۔"
	مُدْرَكٌ	اسم المفعول ہے۔ پکڑا ہوا۔﴿ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴾ (26/الشعراء:61) "کہا موسیٰؑ کے ساتھیوں نے بیشک ہم تو پکڑے ہوئے ہیں۔"
(تفاعل)	تَدَارُكًا اور اِدَّارُكًا	باہم ایک دوسرے کو پالینا۔ آملنا۔﴿ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ﴾ (7/الاعراف:38) "یہاں تک کہ جب وہ لوگ آملے اس میں سب کے سب۔"

ترکیب

فَرِيْقٌ اسم الجمع ہے اس لیے فعل يَخْشَوْنَ جمع آیا ہے۔ اَشَدَّ حال ہے۔ خَشْيَةً اس کی تمیز ہے۔ تُظْلَمُوْنَ کا نائب فاعل اس میں اَنْتُمْ کی ضمیر ہے اور فَتِيْلًا تمیز ہے۔ اَيْنَ مَا شرطیہ ہے اور يُدْرِكْ اس کا جواب شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہوا ہے۔ اَلْمَوْتُ اس کا فاعل ہے۔ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ دراصل فَمَا لِهٰٓؤُلَآءِ ہے۔ جیسے فَمَا لَكُمْ یا فَمَا لَنَا ہوتا ہے۔ یہ قرآن مجید کا مخصوص املا ہے۔ کہ هٰٓؤُلَآءِ کی لام جر کو فَمَا کے ساتھ ملا کر لکھا گیا ہے۔ اَرْسَلْنَا کا مفعول اس کے ساتھ ضمیر كَ ہے اور رَسُوْلًا حال ہے۔

ترجمہ

اَلَمْ تَرَ	اِلَى الَّذِيْنَ	قِيْلَ	لَهُمْ	كُفُّوْٓا
کیا آپؐ نے غور نہیں کیا	ان لوگوں کی طرف	کہا گیا	جن سے	کہ تم لوگ روکے رکھو

اَيْدِيَكُمْ	وَاَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَاٰتُوا	الزَّكٰوةَ	فَلَمَّا	كُتِبَ
اپنے ہاتھوں کو	اور قائم کرو	نماز کو	اور پہنچاؤ	زکوۃ کو	پھر جب	فرض کیا گیا

عَلَيْهِمُ	الْقِتَالُ	اِذَا	فَرِيْقٌ	مِّنْهُمْ	يَخْشَوْنَ	النَّاسَ
ان پر	جنگ کرنے کو	تب ہی	ایک فریق	ان میں سے	ڈرتا ہے	لوگوں سے

كَخَشْيَةِ اللّٰهِ	اَوْ	اَشَدَّ	خَشْيَةً	وَقَالُوْا	رَبَّنَا
اللہ سے ڈرنے کی مانند	یا	زیادہ سخت ہوتے ہوئے	بلحاظ ڈر کے	اور انہوں نے کہا	اے ہمارے رب

لِمَ	كَتَبْتَ	عَلَيْنَا	الْقِتَالَ	لَوْلَآ	اَخَّرْتَنَآ	اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ
کیوں	تونے فرض کیا	ہم پر	جنگ کرنا	کیوں نہیں	تونے موخر کیا ہم کو	ایک قریبی مدت تک

ترجمہ

قُلْ	مَتَاعُ الدُّنْيَا	قَلِيْلٌ	وَالْاٰخِرَةُ	خَيْرٌ	لِّمَنِ 681
آپؐ کہیے	دُنیا کا سامان	تھوڑا ہے	اور آخرت	بہتر ہے	اس کے لیے جس نے

اتَّقٰى	وَلَا تُظْلَمُوْنَ	فَتِيْلًا	اَيْنَ مَا
تقویٰ کیا	اور تم لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائے گا	کسی دھاگے برابر بھی	جہاں کہیں بھی

تَكُوْنُوْا	يُدْرِكْكُّمُ	الْمَوْتُ	وَلَوْ	كُنْتُمْ	فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ
تم لوگ ہوگے	آلے گی تم کو	موت	اور اگر	تم ہو	کسی انتہائی مضبوط گنبد میں

وَاِنْ تُصِبْهُمْ	حَسَنَةٌ	يَّقُوْلُوْا	هٰذِهٖ	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
اور اگر آ لگے ان کو	کوئی بھلائی	تو وہ کہتے ہیں	یہ	اللہ کے پاس سے ہے

وَاِنْ تُصِبْهُمْ	سَيِّئَةٌ	يَّقُوْلُوْا	هٰذِهٖ	مِنْ عِنْدِكَ	قُلْ
اور اگر آ لگے ان کو	کوئی برائی	تو وہ کہتے ہیں	یہ	آپؐ کے پاس سے ہے	آپؐ کہیے

كُلٌّ	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ	فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ	لَا يَكَادُوْنَ
سب کچھ	اللہ کے پاس سے ہے	تو کیا ہے اس قوم کے لیے	قریب نہیں ہے

يَفْقَهُوْنَ	حَدِيْثًا	مَآ اَصَابَكَ	مِنْ حَسَنَةٍ	فَمِنَ اللّٰهِ
کہ وہ سمجھیں	کوئی بات	جو آ لگے تجھ کو	کوئی بھی بھلائی	تو (وہ) اللہ کے پاس سے ہے

وَمَآ اَصَابَكَ	مِنْ سَيِّئَةٍ	فَمِنْ نَّفْسِكَ	وَاَرْسَلْنٰكَ
اور جو آ لگے تجھ کو	کوئی بھی برائی	تو (وہ) تیرے نفس سے ہے	اور ہم نے بھیجا آپؐ کو

لِلنَّاسِ	رَسُوْلًا	وَكَفٰى بِاللّٰهِ	شَهِيْدًا
لوگوں کے لیے	رسول ہوتے ہوئے	اور کافی ہے اللہ	بطور گواہ

آیت نمبر (80 تا 83)

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۭ﴿٨٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا
بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۭ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ
تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٨١﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ
اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَا جَاۗءَھُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى
اُولِي الْاَمْرِ مِنْھُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْھُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ
الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٨٣﴾﴾

ذ	ی	ع

(ض) ذَيْعًا کسی چیز کا پھیلنا۔ جیسے بدن میں کھجلی پھیلنا۔ بستی میں خبر پھیلنا۔

(افعال) اِذَاعَةً خبر پھیلانا۔ راز فاش کرنا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

681

ن	ب	ط

(ن۔ض) نَبۡطًا کسی جگہ سے پانی کا پھوٹ نکلنا۔
(استفعال) اِسۡتِنۡبَاطًا کسی پوشیدہ چیز کو ظاہر کرنا۔ جیسے کنواں کھود کر پانی نکالنا۔ اجتہاد کر کے کسی بات کے باطن کو نمایاں کرنا۔ حقیقت معلوم کرنا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ترکیب

طَاعَةٌ اگر یَقُوۡلُوۡنَ کا مفعول ہوتا تو طَاعَةً آتا۔ اس لیے یہ یَقُوۡلُوۡنَ کا مقولہ ہے اور DIRECT TENSE میں آیا ہے۔ بَیَّتَ کا فاعل طَآئِفَةٌ ہے جو عاقل کی جمع مکسر ہے۔ اس لیے اس کا فعل واحد مذکر کے صیغے میں بھی جائز ہے۔ تَقُوۡلُ کا فاعل اس میں ھِیَ کی ضمیر ہے جو طَآئِفَةٌ کے لیے ہے۔ لَعَلِمَهٗ میں لام جواب شرط کا ہے اور فعل عَلِمَ کا مفعول ہٗ کی ضمیر ہے، جب کہ اس کا فاعل اَلَّذِیۡنَ ہے۔ وَلَوۡلَا میں لَوۡ شرطیہ ہے۔ فَضۡلُ اللّٰهِ اور رَحۡمَتُهٗ مبتداء ہیں اور ان کی خبر محذوف ہے۔

ترجمہ

مَنۡ	يُّطِعِ	الرَّسُوۡلَ	فَقَدۡ اَطَاعَ	اللّٰهَ
جو	اطاعت کرتا ہے	ان رسولؐ کی	تو اس نے اطاعت کی	اللہ کی

وَمَنۡ	تَوَلّٰی	فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ	عَلَيۡهِمۡ	حَفِيۡظًا	وَيَقُوۡلُوۡنَ
اور جو	منہ موڑتا ہے	تو ہم نے نہیں بھیجا آپؐ کو	ان پر	نگران بنا کر	اور وہ لوگ کہتے ہیں

طَاعَةٌ	فَاِذَا	بَرَزُوۡا	مِنۡ عِنۡدِكَ	بَيَّتَ	طَآئِفَةٌ
فرمانبرداری ہے	پھر جب	وہ نکلتے ہیں	آپؐ کے پاس سے	تو رات میں مشورہ کرتا ہے	ایک گروہ

مِّنۡهُمۡ	غَيۡرَ الَّذِیۡ	تَقُوۡلُ	وَاللّٰهُ	يَكۡتُبُ	مَا
ان میں سے	اس کے علاوہ جو	وہ کہتے ہیں	اور اللہ	لکھتا ہے	اس کو جو

يُبَيِّتُوۡنَ	فَاَعۡرِضۡ	عَنۡهُمۡ	وَتَوَكَّلۡ	عَلَى اللّٰهِ
وہ لوگ رات میں مشورہ کرتے ہیں	تو آپؐ اعراض کریں	ان سے	اور بھروسہ کریں	اللہ پر

وَكَفٰی	بِاللّٰهِ	وَكِيۡلًا	اَفَلَا يَتَدَبَّرُوۡنَ	الۡقُرۡاٰنَ
اور کافی ہے	اللہ	بطور کارساز کے	تو کیا یہ لوگ غور و فکر نہیں کرتے	قرآن میں

وَلَوۡ	كَانَ	مِنۡ عِنۡدِ غَيۡرِ اللّٰهِ	لَوَجَدُوۡا	فِيۡهِ	اخۡتِلَافًا كَثِيۡرًا
اور اگر	وہ ہوتا	غیر اللہ کے پاس	تو یہ لوگ پاتے	اس میں	بہت زیادہ اختلاف

وَاِذَا	جَآءَ	هُمۡ	اَمۡرٌ	مِّنَ الۡاَمۡنِ	اَوِ الۡخَوۡفِ
اور جب بھی	آتی ہے	ان کے پاس	کوئی بات	امن میں سے	یا خوف میں سے

اَذَاعُوۡا	بِهٖ	وَ	لَوۡ	رَدُّوۡهُ	اِلَى الرَّسُوۡلِ
تو وہ لوگ چرچا کرتے ہیں	اس کا	حالانکہ	اگر	وہ لوٹا دیتے اس کو	ان رسولؐ کی طرف

وَاِلٰٓی اُولِی الْاَمْرِ	مِنْهُمْ	لَعَلِمَهُ	الَّذِيْنَ
اور اختیار والوں کی طرف	اپنوں میں سے	تو علم حاصل کرتے اس کا	وہ لوگ جو

يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ	مِنْهُمْ	وَلَوْلَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ
حقیقت معلوم کرسکتے ہیں اس کی	ان میں سے	اور اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تم لوگوں پر

وَرَحْمَتُهٗ	لَاتَّبَعْتُمُ	الشَّيْطٰنَ	اِلَّا قَلِيْلًا
اور اس کی رحمت	تو تم لوگ پیروی کرتے	شیطان کی	سوائے تھوڑے سے لوگوں کے

نوٹ۔1

آیت نمبر ۸۲ سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ قرآن کا مطالبہ ہے کہ ہر انسان کے مطالب میں غور کرے۔ اس لیے یہ سمجھنا درست نہیں ہے کہ قرآن میں تدبر کرنا صرف اماموں اور مجتھدوں کا کام ہے۔ البتہ عام لوگ کے لیے بہتر یہ ہے کہ کسی عالم سے قرآن کو سبقاً سبقاً پڑھ لیں تاکہ غلط فہمی اور مغالطوں سے بچ سکیں۔ اگر یہ نہ ہوسکے تو کسی مستند تفسیر کا مطالعہ کریں اور جہاں کہیں کوئی شبہہ پیش آئے تو اپنی رائے سے فیصلہ نہ کریں بلکہ کسی عالم سے رجوع کرلیں۔ (معارف القرآن)

نوٹ۔2

آیت نمبر۔ ۸۳ سے معلوم ہوا کہ ہر سنی سنائی بات کو تحقیق کے بغیر بیان نہیں کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ کسی انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنی ہی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بغیر تحقیق کے بیان کردے۔ (معارف القرآن)

آیت نمبر (84تا87)

﴿ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝84 مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ
يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝85 وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا
بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝86 اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝87 ع ﴾

ح ر ض

(س) حَرَضًا: کسی خرابی یا غم سے گھل جانا۔ کمزور ہونا۔

حَرَضٌ: صفت ہے۔ کمزور۔ لاغر۔ ﴿ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا ﴾ (12/یوسف:85) ''یہاں تک کہ آپ ہو جائیں لاغر۔''

(تفعیل) تَحْرِيْضًا: کمزوری دور کرنا۔ کسی کام پر ابھارنا۔ اُکسانا۔

حَرِّضْ: فعل امر ہے۔ تو اُکسا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ق و ت

(ن) قَوْتًا: غذا دینا۔ رزق دینا۔

قُوْتٌ: ج اَقْوَاتٌ۔ اسم ذات ہے۔ غذا۔ روزی۔ ﴿ وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا ﴾ (41/حم السجدہ:10) ''اور مقدر کیں اس میں اس کی روزیاں۔''

681

(افعال) اِقْتِاتَۃً — کسی چیز کو روزی بنانے کی قدرت رکھنا۔

مُقِیْتٌ — اسم فاعل ہے۔ قدرت رکھنے والا۔ قادر۔ آیت زیرِ مطالعہ

ترکیب

لَا تُكَلَّفُ مضارع مجہول ہے۔ اس کا نائب فاعل اس میں اَنْتَ کی ضمیر ہے اور نَفْسَكَ مفعول ثانی ہے۔ اَشَدُّ افعل تفضیل ہے جبکہ بَاْسًا اور تَنْكِيْلًا اس کی تمیز ہیں۔ مَنْ يَّشْفَعْ شرط ہے اور يَكُنْ لَّهٗ ان کے جواب شرط ہیں۔ نَصِيْبٌ اور كِفْلٌ مبتدا موخر نکرہ ہیں اور يَكُنْ کے اسم ہیں۔ اِن کی خبریں محذوف ہیں جو وَاجِبًا ہو سکتی ہیں، كَانَ کی خبر مُقِيْتًا ہے۔ حُيِّيْتُمْ ماضی مجہول ہے۔ حَدِيْثًا تمیز ہے، اَصْدَقُ کی۔

ترجمہ

فَقَاتِلْ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ج	لَا تُكَلَّفُ	اِلَّا	نَفْسَكَ	وَ	حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ج
پس آپؐ جنگ کریں	اللہ کی راہ میں	آپؐ کو پابند نہیں کیا جاتا	سوائے	آپؐ کی ذات کے	اور	آپؐ اُکسائیں مومنوں کو

عَسَى	اللّٰهُ	اَنْ	يَّكُفَّ	بَاْسَ الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَاللّٰهُ
قریب ہے	اللہ	کہ	وہ روک دے	ان لوگوں کی جنگ کو جنھوں نے	کفر کیا	اور اللہ

اَشَدُّ	بَاْسًا	وَّ	اَشَدُّ	تَنْكِيْلًا	مَنْ يَّشْفَعْ
زیادہ شدید ہے	سختی کرنے میں	اور	زیادہ شدید ہے	عبرت ناک سزا دینے میں	جو سفارش کرتا ہے

شَفَاعَةً حَسَنَةً	يَّكُنْ	لَّهٗ	نَصِيْبٌ	مِّنْهَا	وَمَنْ يَّشْفَعْ
کوئی اچھی سفارش	تو ہو جاتا ہے	اس کے لیے	ایک حصہ	اس میں سے	اور جو سفارش کرتا ہے

شَفَاعَةً سَيِّئَةً	يَّكُنْ	لَّهٗ	كِفْلٌ	مِّنْهَا	وَكَانَ اللّٰهُ
کوئی بری سفارش	تو ہو جاتی ہے	اس کے لیے	ایک ذمہ داری	اس میں سے	اور اللہ ہے

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	مُّقِيْتًا	وَاِذَا	حُيِّيْتُمْ	بِتَحِيَّةٍ
ہر چیز پر	قدرت رکھنے والا	اور جب بھی	تم لوگوں کو سلام کیا جائے	کوئی سلام

فَحَيُّوْا	بِاَحْسَنَ مِنْهَآ	اَوْ رُدُّوْهَا	اِنَّ اللّٰهَ	كَانَ
تو تم لوگ سلام کرو	اس سے زیادہ اچھے سے	یا لوٹا دو اس کو	یقیناً اللہ	ہے

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	حَسِيْبًا	اَللّٰهُ	لَآ اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ
ہر چیز پر	حساب لینے والا	اللہ	کوئی اِلٰہ نہیں ہے	مگر	وہ

لَيَجْمَعَنَّكُمْ	اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	لَا رَيْبَ	فِيْهِ
وہ لازماً جمع کرے گا تم لوگوں کو	قیامت کے دن کی	کوئی شک نہیں ہے	جس میں

وَمَنْ	اَصْدَقُ	مِنَ اللّٰهِ	حَدِيْثًا
اور کون	زیادہ سچا ہے	اللہ سے	بلحاظ بات کے

نوٹ۔1

میدانِ اُحد سے مکہ واپس ہوتے ہوئے کفار اور مسلمانوں کے درمیان اگلے سال میدانِ بدر میں دوبارہ جنگ کرنے کا وعدہ ہوا تھا۔ وقت آنے پر اس کی تیاری میں کچھ مسلمانوں کو تامل تھا۔ اس وقت آیت نمبر 84 نازل ہوئی چنانچہ رسول اللہ ﷺ ستر صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم کے ساتھ میدانِ بدر میں پہنچ گئے۔اللہ تعالیٰ نے کفارِ قریش کے دلوں میں رُعب ڈال دیا اور وہ مقابلہ پر نہیں آئے۔اس طرح اللہ نے ان کی جنگ کو روک دیا۔(معارف القرآن)

عمومیت کے پہلو سے آج کل ہمارے لیے اس آیت میں یہ راہنمائی ہے کہ اسلام دُشمن طاقتوں سے مذاکرات اگر نا کام ہو جائیں تو ان کی جنگ کو روکنے کے لیے ان سے جنگ کی جائے۔کیونکہ لوہا لوہے سے کٹتا ہے۔پھول کی پتی سے نہیں۔

نوٹ۔2

کوئی ہمارا مدمقابل (COMPETITOR) اپنا کوئی کام اگر سفارش کے ذریعے نکلوالیتا ہے تو ہم سفارش کرنے والے اور اسے قبول کرنے والے کو برا کہتے ہیں۔اور اگر کبھی ہمارا کوئی کام کسی کی سفارش سے نکل جائے تو ہم اُن دونوں کو ثواب کی خوشخبری دیتے ہیں۔کسی سفارش کے اچھے یا برے ہونے کا یہ معیار غلط ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ جائز اور ناجائز سفارش کا فرق ہمارے ذہن میں واضح ہو۔آیت نمبر ۸۷ کی تفسیر میں معارف القرآن میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔اس کا خلاصہ یہ ہے۔

کسی سفارش کے اچھا یا جائز ہونے کے لیے شرط ہے کہ (۱) جس کی سفارش کی جائے اس کا مطالبہ حق اور جائز ہو۔(۲) آپ اس کا مطالبہ متعلقہ حاکم تک پہنچا دیں۔(۳) اس کا کوئی معاوضہ نہ لیں۔(۴) سفارش قبول کرنے کے لیے متعلقہ حاکم پر کوئی دباؤ نہ ڈالیں اور (۵) حاکم جو بھی فیصلہ کرے اس پر راضی رہیں۔ان شرائط کو پورا کرتے ہوئے سفارش کرنے والے کو ثواب ملے گا خواہ اس کی سفارش قبول ہو یا نہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ سفارش کیا کرو۔تمہیں ثواب ملے گا۔پھر اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے ذریعہ جو فیصلہ فرمائیں اس پر راضی رہو۔بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ کنیز بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر سے طلاق حاصل کر لی تھی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ وہ اپنے شوہر سے دوبارہ نکاح کر لیں۔بریرہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یہ حکم ہے یا سفارش۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حکم نہیں سفارش ہے۔انہوں نے عرض کیا کہ پھر میں یہ سفارش قبول نہیں کرتی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش دلی کے ساتھ ان کو ان کے حال پر رہنے دیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی امداد میں لگا رہتا ہے جب وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کی امداد میں لگا رہے۔اسی طرح کسی مسلمان کی حاجت روائی کے لیے اللہ سے دعا مانگنا بھی شفاعت حسنہ میں داخل ہے۔ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ اللہ تیری بھی حاجت پوری فرمائے۔(معارف القرآن)

اچھی اور بُری سفارش کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی کوشش سے جب کچھ لوگوں کو کسی نیکی کے کام پر آمادہ کرتا ہے، تو جب تک وہ لوگ نیکی کرتے رہیں گے، اسے اُس میں حصہ ملتا رہے گا۔اسی طرح اگر کوئی شخص کچھ لوگوں کو برائی پر آمادہ کرتا ہے تو جب تک وہ لوگ وہ برائی کرتے رہیں گے وہ برائی اس کے حصے میں بھی آتی رہے گی۔لیکن اس کی وجہ سے نیکی یا برائی کرنے والوں کے اپنے ثواب یا سزا میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

نوٹ۔3

نزول قرآن کے وقت مسلمانوں اور غیر مسلموں کے تعلقات نہایت کشیدہ ہو رہے تھے اور اندیشہ تھا کہ کہیں مسلمان دوسرے لوگوں کے ساتھ کج خلقی سے نہ پیش آنے لگیں۔اس لیے انہیں آیت نمبر۔86 میں ہدایت کی گئی کہ جو تمہارے ساتھ احترام کا برتاؤ کرے اس کے ساتھ تم بھی ویسے ہی بلکہ اس سے زیادہ احترام سے پیش آؤ۔حق کی دعوت دینے والوں کے لیے تُرش روی اور تلخ کلامی مناسب نہیں ہے۔اس سے نفس کی تسکین ہو جاتی ہے۔مگر اس کے مقصد کو نقصان پہنچتا ہے (تفہیم القرآن) آج کل مختلف مکاتب فکر کے مسلمان بھائی آپس میں تعلقات کشیدہ کر لیتے ہیں۔انہیں اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر غور کرنا چاہیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

607

سورۃ النساء (۴)

آیت نمبر (89 تا 90)

﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَ
مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا
مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا
تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۙ﴿۸۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ
حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ
فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ
سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾

ر ک س

(ن) رَکْسًا کسی چیز کو اُلٹ دینا۔

(افعال) اِرْکَاسًا کسی چیز کو پہلی حالت کی طرف لوٹا دینا۔ اوندھا کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب

فِئَتَيْنِ خبر ہے، اس کا مبتداء تَكُوْنُوْنَ محذوف ہے۔ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ متعلق خبر ہے۔ فَتَكُوْنُوْنَ کی خبر ہونے کی وجہ سے سَوَآءً منصوب ہوا ہے۔ مِيْثَاقٌ مبتداء موخر نکرہ ہے۔ اس کی خبر مَوْجُوْدٌ یا قَائِمٌ محذوف ہے جبکہ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ متعلق خبر ہے۔ حَصِرَتْ کا فاعل صُدُوْرُهُمْ ہے۔

ترجمہ

اللّٰهُ	وَ	فِئَتَيْنِ	فِي الْمُنٰفِقِيْنَ	فَمَا لَكُمْ
اللہ نے	حالانکہ	(تم لوگ ہوتے ہو) دو گروہ	منافقوں (کے بارے) میں	تو تمہیں کیا ہے

تَهْدُوْا	اَنْ	تُرِيْدُوْنَ	اَ	كَسَبُوْا	بِمَا	اَرْكَسَهُمْ
تم لوگ ہدایت دو	کہ	تم لوگ چاہتے ہو	کیا	انہوں نے کمایا	بسبب اس کے جو	لوٹایا ان کو

فَلَنْ تَجِدَ	اللّٰهُ	يُّضْلِلِ	وَمَنْ	اللّٰهُ	اَضَلَّ	مَنْ
تو ہرگز نہیں پائے گا تو	اللہ	گمراہ کرتا ہے	اور جسے	اللہ نے	گمراہ کیا	اس کو جسے

كَمَا	تَكْفُرُوْنَ	لَوْ	وَدُّوْا	سَبِيْلًا	لَهٗ
اس طرح جیسے	تم لوگ کفر کرو	(کہ) کاش	انہوں نے چاہا	کوئی راہ	اس کے لئے

مِنْهُمْ	فَلَا تَتَّخِذُوْا	سَوَآءً	فَتَكُوْنُوْنَ	كَفَرُوْا
ان میں سے	پس تم لوگ مت بناؤ	برابر	تو تم لوگ ہو جاؤ	انہوں نے کفر کیا

اَوْلِيَآءَ	حَتّٰى	يُهَاجِرُوْا	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ	فَاِنْ	تَوَلَّوْا
کوئی کارساز	یہاں تک کہ	وہ لوگ ہجرت کریں	اللہ کی راہ میں	پھر اگر	وہ منہ موڑیں

فَخُذُوْهُمْ	وَاقْتُلُوْهُمْ	حَيْثُ	وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪	وَلَا تَتَّخِذُوْا
تو تم لوگ گرفتار کرو ان کو	اور قتل کرو ان کو	جہاں کہیں	تم لوگ پاؤ ان کو	اور مت بناؤ

مِنْهُمْ	وَلِيًّا	وَّلَا نَصِيْرًا	اِلَّا الَّذِيْنَ	يَصِلُوْنَ	اِلٰى قَوْمٍ
ان میں سے	کوئی کارساز	اور نہ ہی کوئی مددگار	سوائے ان کے جو	تعلق رکھتے ہیں	ایک ایسی قوم سے

بَيْنَكُمْ	وَبَيْنَهُمْ	مِّيْثَاقٌ	اَوْ	جَآءُوْكُمْ	حَصِرَتْ
تمہارے درمیان	اور جن کے درمیان	ایک معاہدہ ہے	یا	وہ لوگ آئیں تمہارے پاس،	گھٹن محسوس کریں

صُدُوْرُهُمْ	اَنْ	يُّقَاتِلُوْكُمْ	اَوْ	يُقَاتِلُوْا	قَوْمَهُمْ ۭ	وَلَوْ	شَآءَ
جن کے سینے	کہ	وہ جنگ کریں تم سے	یا	وہ جنگ کریں	اپنی قوم سے	اور اگر	چاہتا

اللّٰهُ	لَسَلَّطَهُمْ	عَلَيْكُمْ	فَلَقٰتَلُوْكُمْ	فَاِنِ ۚ	اعْتَزَلُوْكُمْ
اللہ	تو غلبہ دیتا ان کو	تم پر	تو وہ ضرور جنگ کرتے تم سے	پھر اگر	وہ کنارہ کش ہوں تم سے

فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ	وَاَلْقَوْا	اِلَيْكُمُ	السَّلَمَ ۙ	فَمَا جَعَلَ	اللّٰهُ
پھر جنگ نہ کریں تم سے	اور وہ ڈالیں،	تمہاری طرف	صلح	تو نہیں بنایا	اللہ نے

لَكُمْ	عَلَيْهِمْ	سَبِيْلًا
تمہارے لئے	ان پر	کوئی راستہ

نوٹ۔1

آیت نمبر۔88 میں کہا گیا ہے کہ جس کو اللہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کے فاعل حقیقی ہونے کے لحاظ سے کہی گئی ہے۔اور فاعلِ حقیقی کے مفہوم کی وضاحت آیت نمبر 2/7 کے نوٹ۔۴ میں کی جاء کی ہے۔

نوٹ۔2

فتح مکہ سے پہلے نہ ہجرت فرض تھی۔ یعنی اُس وقت ہر ایمان لانے والے پر یہ فرض ہوجاتا تھا کہ وہ اپنا قبیلہ اور گھر بار چھوڑ کر مدینہ میں آکر آباد ہو۔ اگر کچھ لوگ خواہش کے باوجود ہجرت کرنے کی قدرت نہیں رکھتے تھے، تو انہیں مستضعفین قرار دیا گیا ہے۔ ان کا ذکر آگے آیت نمبر 98 میں آیا ہے۔لیکن اگر کوئی قدرت رکھنے کے باوجود ہجرت نہیں کرتا تھا تو اسے منافق قرار دیا گیا اور ان کے لئے حکم تھا کہ انہیں گرفتار کرکے قتل کیا جائے۔ البتہ اس حکم سے وہ لوگ مستثنیٰ تھے جن کی وضاحت اگلی آیت میں کی گئی ہے۔

نوٹ۔3

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے۔ (معارف القرآن)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فتح کے بعد دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ترکِ وطن کرنا فرض نہیں رہا۔ البتہ اللہ کی رضاجوئی کی نیت سے اگر اب بھی کوئی ترکِ وطن کرتا ہے تو اسے

ہجرت کا ثواب ملے گا۔ جیسے 1857ء کی جنگِ آزادی ہارنے کے بعد بہت سے مسلمان مختلف مسلم ممالک کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ لیکن انہوں نے ہجرت نہیں کی ان کو نہ تو منافق قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی وہ واجب القتل ہیں۔ البتہ دارالکفر میں رہنے کی وجہ سے اسلام پر عمل کرنے میں ان سے جو کمی یا کوتاہی ہوئی، اس کے لئے حکمرانوں کے جبر اور ملکی حالات کا عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔ اس کی وضاحت آگے آیت نمبر 97 میں کر دی گئی ہے۔

آج کل اول تو کسی حقیقی دارالاسلام کا دنیا میں وجود نہیں ہے اور اگر کچھ نیم دارالاسلام ہیں بھی تو انہوں نے ویزا وغیرہ کی پابندیاں لگا کر تارکینِ وطن کے لئے اپنے دروازے بند کر رکھے ہیں۔ اس لئے غالب امکان یہی ہے کہ ہم لوگوں سے شاید ملکی حالات کا عذر قبول کر لیا جائے۔ لیکن اب ہم لوگوں سے یہ ضرور پوچھا جائے گا کہ اپنے احوال اور صلاحیتوں کے مطابق غلبہ اسلام کے جہاد میں کتنا حصہ لیا تھا۔ اگر اس کا جواب تسلی بخش نہ ہوا تو پھر آیت نمبر 97 میں جو وعید ہے، شاید ہم بھی اس کے مستحق قرار دے دیئے جائیں۔

نوٹ۔4

اسلام کے مخالفین کو قتل کرنے کا حکم اس سے پہلے آیت نمبر 2 / 191 میں بھی آیا ہے اور اب آیات زیرِ مطالعہ میں آیا ہے۔ ان کے تقابلی مطالعہ سے ایک اہم بات سامنے آتی ہے، اسے سمجھ لیں۔ آیت نمبر 2 / 191 کا حکم کافر حربی قوم کے ایسے افراد کے لئے ہے جو جنگ میں شریک ہوں۔ ایسے لوگوں کے لئے حکم ہے کہ وہ جہاں بھی ملیں ان کو قتل کر دو۔ جبکہ آیات زیر مطالعہ کا حکم ایسے منافقین کے لئے تھا جنہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد ہجرت نہیں کی۔ ان کے لئے یہ نہیں کہا گیا کہ وہ جہاں بھی ملیں ان کو قتل کر دو۔ بلکہ یہ کہا گیا کہ وہ جہاں بھی ملیں انہیں پہلے گرفتار کرو پھر قتل کرو۔ کیونکہ یہ بات تحقیق طلب ہے کہ وہ آیت نمبر۔ 90 کے تحت مستثنیٰ یا آیت نمبر۔ 89 کے تحت مستضعفین میں سے تو نہیں ہیں۔ اور اس کے فیصلے کا اختیار مرکز کے پاس تھا۔ اس لئے عام مسلمانوں کا کام یہ تھا کہ وہ انہیں گرفتار کر کے مرکز کے حوالے کر دیں۔ پھر مرکز اگر فیصلہ کرے تو ان کو قتل کیا جائے۔

اس سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام مسلمانوں کو نظم وضبط کا پابند کرتا ہے۔ انارکی روش اختیار کرنا اسلام کے خلاف ہے۔ اس سے نیکی برباد اور گناہ لازم ہو جاتا ہے۔

آیت نمبر (91)

﴿سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَ يُلْقُوْۤا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَ يَكُفُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾ ع﴾

ترکیب

سَتَجِدُوْنَ کا مفعول اٰخَرِيْنَ ہے۔ يُرِيْدُوْنَ کا فاعل اس میں ھُمْ کی ضمیر ہے جو اٰخَرِيْنَ کے لئے ہے۔ رُدُّوْا اور اُرْكِسُوْا ماضی مجہول ہیں لیکن كُلَّمَا شرطیہ کی وجہ سے ان کا ترجمہ حال میں ہوگا۔ لَمْ پر عطف ہونے کی وجہ سے يُلْقُوْا اور يَكُفُّوْا مجزوم ہوئے ہیں۔ ترجمہ میں اس کو ظاہر کرنا ہوگا۔

ترجمہ

سَتَجِدُوْنَ	اٰخَرِيْنَ	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يَّاْمَنُوْكُمْ	وَيَاْمَنُوْا
تم لوگ پاؤ گے	دوسروں کو	وہ لوگ چاہتے ہیں	کہ	امن میں ہوں تم میں	اور امن میں ہوں

قَوْمَهُمْ	كُلَّمَا	رُدُّوْٓا	اِلَى الْفِتْنَةِ	اُرْكِسُوْا
اپنی قوم نے	جب کبھی	وہ لوٹائے جاتے ہیں	آزمائش کی طرف	تو وہ اوندھے کئے جاتے ہیں

فِيْهَا ۚ	فَاِنْ	لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ	وَيُلْقُوْٓا	اِلَيْكُمُ	السَّلَمَ	وَيَكُفُّوْٓا
اس میں	پھر اگر	وہ کنارہ کش نہ ہوں تم سے	اور نہ ڈالیں	تمہاری طرف	صلح	اور نہ روکیں

اَيْدِيَهُمْ	فَخُذُوْهُمْ	وَاقْتُلُوْهُمْ	حَيْثُ	ثَقِفْتُمُوْهُمْ
اپنے ہاتھوں کو	تو تم لوگ گرفتار کرو ان کو	اور قتل کرو ان کو	جہاں بھی	تم لوگ پاؤ ان کو

وَاُولٰۗىِٕكُمْ	جَعَلْنَا	لَكُمْ	عَلَيْهِمْ	سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا
اور یہ لوگ ہیں	ہم نے بنائی	تمہارے لئے	جن پر	ایک واضح دلیل

نوٹ۔1

یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان کا اقرار کر کے مسلمانوں میں شامل ہو جاتے تھے لیکن رہن سہن اپنے قبیلے کے ساتھ رکھتے تھے۔ جب کبھی ان کے قبیلے اور مسلمانوں کے درمیان کوئی کشمکش ہوتی تھی تو قبائلی دباؤ کے تحت مسلمانوں کے خلاف کاروائی میں حصہ لیتے تھے۔

آیت نمبر (92 تا 93)

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ
وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ
رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ
رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَ
اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾﴾

و د ی

(ض) وَدْيًا: کسی چیز کا بہنا۔

دِيَةٌ: خون بہا ادا کرنا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

وَادٍ: ج اَوْدِيَةٌ۔ دو ٹیلوں یا پہاڑوں کے درمیان کا نشیبی علاقہ جہاں بارش کا پانی بہتا ہے۔ وادی۔ ﴿حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰي وَادِ النَّمْلِ ۙ﴾ (27/النمل: 18) ''یہاں تک کہ جب وہ پہنچے چیونٹیوں کی وادی پر۔'' ﴿اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ﴾ (13/الرعد: 17) ''اس نے اُتارا آسمان سے کچھ پانی تو بہہ نکلیں وادیاں۔''

ع م د

(ض) عَمْدًا: (1) قصد کرنا۔ ارادہ کرنا۔ (2) سہارا دینا۔ ستون لگانا۔

عِمَادٌ	اسم جنس ہے واحد عِمَادَةٌ اور جمع عَمَدٌ ہے۔ جس کا سہارا لیا جائے۔ ستون۔ ﴿ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝٦ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝٧ ﴾ (89/الفجر:6-7) ''کیا تو نے دیکھا نہیں کیسا کیا تیرے رب نے (قومِ) عاد کے ساتھ (رہنے والے) ارم کے، ستونوں والے۔'' ﴿ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ ﴾ (13/الرعد:2) ''اللہ وہ ہے جس نے بلند کیا آسمانوں کو ستونوں کے بغیر۔''
(تفعّل) تَعَمُّدًا	بتکلف قصد کرنا۔ پختہ ارادہ کرنا۔ ﴿ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ ﴾ (33/الاحزاب:5) ''اور لیکن وہ، جس کا پختہ ارادہ کیا تمہارے دلوں نے۔''
مُتَعَمِّدٌ	اسم الفاعل ہے۔ پختہ ارادہ کرنے والا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ترکیب

يَقْتُلَ اور قَتَلَ کے مفعول مُؤْمِنًا ہیں اور خَطَـًٔا حال ہیں۔ فَتَحْرِيْرُ مضاف رَقَبَةٍ مضاف الیہ اور مُؤْمِنَةٍ اس کی صفت ہے۔ یہ پورا مرکب اضافی مبتداء ہے اور اس کی خبر محذوف ہے جو ثَابِتٌ یا وَاجِبٌ ہوسکتی ہے۔ دِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ مرکب توصیفی ہے اور مبتداء نکرہ ہے۔ اس کی بھی خبر محذوف ہے۔ اِلٰٓى اَهْلِهٖ قائم مقام خبر ہے۔ يَصَّدَّقُوْا باب تفعّل سے ہے۔ اس کا فاعل اس میں هُمْ کی ضمیر ہے جو اَهْلِهٖ کے لیے ہے۔ مَنْ يَّقْتُلْ کا مفعول مُؤْمِنًا ہے جب کہ مُتَعَمِّدًا حال ہے۔

ترجمہ

وَمَا كَانَ	لِمُؤْمِنٍ	اَنْ	يَّقْتُلَ	مُؤْمِنًا	اِلَّا	خَطَـًٔا	وَمَنْ
اور نہیں ہے	کسی مومن کے لیے	کہ	وہ قتل کرے	کسی مومن کو	مگر	غلطی سے	اور جس نے

قَتَلَ	مُؤْمِنًا	خَطَـًٔا	فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ	وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ
قتل کیا	کسی مومن کو	غلطی سے	تو کسی مومن گردن کا آزاد کرنا ہے	اور سپرد کیا ہوا خون بہا ہے

اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ	اِلَّآ اَنْ	يَّصَّدَّقُوْا	فَاِنْ كَانَ
اس کے گھر والوں کی طرف	سوائے اس کے کہ	وہ اپنا حق چھوڑ دیں	پھر اگر وہ تھا

مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ	وَهُوَ	مُؤْمِنٌ	فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ	وَاِنْ كَانَ
تمہاری دشمن قوم میں سے	اور وہ	مومن ہو	تو کسی مومن گردن کا آزاد کرنا ہے	اور اگر وہ تھا

مِنْ قَوْمٍۢ	بَيْنَكُمْ	وَبَيْنَهُمْ	مِّيْثَاقٌ	فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ
ایک ایسی قوم سے	تمہارے درمیان	اور جن کے درمیان	کوئی معاہدہ ہے	تو سپرد کیا ہوا خون بہا ہے

اِلٰٓى اَهْلِهٖ	وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ	فَمَنْ	لَّمْ يَجِدْ	فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ
اس کے گھر والوں کی طرف	اور کسی مومن گردن کا آزاد کرنا ہے	پھر جو	نہ پائے (اس کو)	تو لگاتار دو مہینے کے روزے ہیں

تَوْبَةً	مِّنَ اللّٰهِ	وَكَانَ اللّٰهُ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا	وَمَنْ	يَّقْتُلْ
توبہ کرتے ہوئے	اللہ سے	اور اللہ ہے	جاننے والا	حکمت والا	اور جو	قتل کرتا ہے

مُؤْمِنًا	مُّتَعَمِّدًا	فَجَزَآؤُهٗ	جَهَنَّمُ	خٰلِدًا	فِيْهَا	وَغَضِبَ
کسی مومن کو	قصداً	تو اس کی سزا	جہنم ہے	ہمیشہ رہنے والا ہوتے ہوئے	اس میں	اور غضب کیا

اللّٰهُ	عَلَيْهِ	وَلَعَنَهٗ	وَاَعَدَّ	لَهٗ	عَذَابًا عَظِيْمًا
اللہ نے	اس پر	اور اس نے لعنت کی اس پر	اور اس نے تیار کیا	اس کے لیے	ایک عظیم عذاب

نوٹ۔1

اب ایسے مسلمانوں کا ذکر ہے جو یا تو دار الاسلام کے باشندے ہوں، یا اگر دار الحرب یا دار الکفر میں ہوں تو دشمنانِ اسلام کی کارروائیوں میں ان کی شرکت کا کوئی ثبوت نہ ہو۔ ایسا کوئی مسلمان نادانستگی میں کسی مسلمان کے ہاتھ سے مارا جاتا ہے تو قاتل کو ایک غلام آزاد کرنا ہوگا اور خون بہا ادا کرنا ہوگا۔ اگر مقتول ایسی قوم کا فرد تھا جس کے خلاف اعلانِ جنگ ہو چکا ہے یعنی دار الحرب کا باشندہ تھا تو پھر صرف غلام آزاد کرنا ہوگا۔ (تفہیم القرآن)

لیکن اگر یہ قتل عمداً کیا گیا ہے تو پھر قاتل کی سزا ہمیشگی کی دوزخ ہے۔ یعنی وہ ان مسلمانوں میں شامل نہیں ہوگا جو اپنے گناہوں کے مطابق سزا بھگتنے کے بعد دوزخ سے نکال کر جنت میں پہنچا دیئے جائیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے، اس پر لعنت کرتا ہے اور اس کے لیے ایک عظیم عذاب اس نے تیار کر رکھا ہے۔

یہ بات ذہن میں واضح کر لیجئے کہ فقہی یا مسلک کے اختلاف کی بنیاد پر ایک دوسرے کو کافر کہنے سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ سب مسلمان رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اسلام اس قسم کی پریکٹس کو قطعی طور پر ناپسندیدہ قرار دیتا ہے اور اس بنیاد پر کسی کو قتل کرنے والا ایک مسلمان کا قاتل ہوتا ہے۔

آیت نمبر (94 تا 96)

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ
مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ
عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۞۹۴ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي
الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۞۹۵ ۙ
دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۞۹۶ ع ﴾

غ ن م

(س) **غُنْمًا**: کہیں سے بکریوں کا ہاتھ لگ جانا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ ہر ایسے مال کے لیے آتا ہے جو دشمن سے حاصل کیا جائے۔ مالِ غنیمت حاصل کرنا۔ ﴿ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ﴾ (8/الانفال:69) ''تو تم لوگ کھاؤ اس میں سے جو مالِ غنیمت تم نے حاصل کیا حلال اور پاکیزہ ہوتے ہوئے۔''

مَغْنَمٌ: ج مَغَانِمُ۔ اسم ذات ہے۔ مالِ غنیمت۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

غَنَمٌ: اسم جنس ہے۔ بکریاں۔ ﴿ وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ ﴾ (20/طٰهٰ:18) ''اور میں پتے جھاڑتا ہوں اس سے اپنی بکریوں کے لیے۔''

ترجمہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا	ضَرَبْتُمْ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَتَبَيَّنُوْا
اے لوگو جو	ایمان لائے	جب بھی	تم لوگ نکلو	اللہ کی راہ میں	تو تحقیق کر لیا کرو

وَلَا تَقُوْلُوْا	لِمَنْ	اَلْقٰۤى	اِلَيْكُمُ	السَّلٰمَ	لَسْتَ
اور تم لوگ مت کہو	اس کو جس نے	ڈالا	تم لوگوں کی طرف	سلام	کہ تو نہیں ہے

مُؤْمِنًا	تَبْتَغُوْنَ	عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	فَعِنْدَ اللّٰهِ
مومن	تم لوگ جستجو کرتے ہو	دُنیوی زندگی کے عارضی سامان کی	تو اللہ کے پاس ہی

مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ	كَذٰلِكَ	كُنْتُمْ	مِّنْ قَبْلُ	فَمَنَّ	اللّٰهُ
کثیر مال غنیمت ہیں	اُس کی مانند	تم تھے	اس سے پہلے	پھر احسان کیا	اللہ نے

عَلَيْكُمْ	فَتَبَيَّنُوْا	اِنَّ اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
تم لوگوں پر	پس تم لوگ تحقیق کر لیا کرو	یقیناً اللہ	ہے	اس سے جو	تم لوگ کرتے ہو

خَبِيْرًا	لَا يَسْتَوِي	الْقٰعِدُوْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ
باخبر	برابر نہیں ہوتے	بیٹھنے والے	مومنوں میں سے	جو بغیر تکلیف والے ہوں

وَالْمُجٰهِدُوْنَ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	بِاَمْوَالِهِمْ	وَاَنْفُسِهِمْ ؕ	فَضَّلَ	اللّٰهُ	الْمُجٰهِدِيْنَ
اور جہاد کرنے والے	اللہ کی راہ میں	اپنے اموال سے	اور اپنی جانوں سے	زیادہ بلند کیا	اللہ نے	جہاد کرنے والوں کو

بِاَمْوَالِهِمْ	وَاَنْفُسِهِمْ	عَلَى الْقٰعِدِيْنَ	دَرَجَةً	وَكُلًّا
اپنے اموال سے	اور اپنی جانوں سے	بیٹھ جانے والوں پر	درجے کے لحاظ سے	اور سب سے

وَّعَدَ	اللّٰهُ	الْحُسْنٰى	وَفَضَّلَ	اللّٰهُ	الْمُجٰهِدِيْنَ	عَلَى الْقٰعِدِيْنَ
وعدہ کیا	اللہ نے	خوبصورت	اور زیادہ کیا	اللہ نے	جہاد کرنے والوں کو	بیٹھ جانے والوں پر

اَجْرًا عَظِيْمًا	دَرَجٰتٍ	مِّنْهُ	وَمَغْفِرَةً
ایک شاندار اجر کے لحاظ سے	درجات ہوتے ہوئے	اس (کی طرف) سے	اور مغفرت ہوتے ہوئے

وَّرَحْمَةً	وَكَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا
اور رحمت ہوتے ہوئے	اور ہے	اللہ	بے انتہا بخشنے والا	ہر حال میں رحم کرنے والا

نوٹ۔1

جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو، تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کو مسلمان سمجھیں۔ اگر وہ نماز نہیں پڑھتا، روزہ نہیں رکھتا اور ہر قسم کے گناہوں میں ملوث ہے، پھر بھی اس کو اسلام سے خارج کہنے یا اس کے ساتھ کافروں کا معاملہ کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ جب تک اس سے کسی ایسے قول و فعل کا صدور نہ ہو جو کفر کی یقینی علامت ہے۔ (معارف القرآن)

نوٹ۔1

اگر ایک مسلمان حقوق اللہ اور حقوق العباد کی حتی المقدور ادائیگی کرتا ہے لیکن اللہ کے دین کی نشر و اشاعت، دعوت و تبلیغ اور سربلندی کی جدوجہد میں حصہ نہیں لیتا، تو اس کوتاہی کی وجہ سے وہ فاسق یا مردود نہیں ہو جاتا بلکہ ایک اچھا مومن ہی رہتا ہے۔ البتہ جنت کی سوسائٹی میں، مذکورہ جدوجہد میں حصہ لینے والوں کے مقابلہ میں اس کا رُتبہ (STATUS) کمتر ہوگا۔

اس سے معلوم ہو گیا کہ جہاد فرض کفایہ ہے، فرض عین نہیں ہے۔ یعنی اگر مسلمانوں کی کافی تعداد وقت کی ضرورت کے مطابق جہاد کرتی رہے، تو جہاد نہ کرنے والوں پر کوئی گناہ نہیں ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

آیت نمبر (97 تا 100)

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ظَالِمِیْۤ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی
الْاَرْضِ ؕ قَالُوْۤا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا ؕ فَاُولٰٓىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ سَآءَتْ
مَصِیْرًا ۙ﴿۹۷﴾ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَّ لَا یَهْتَدُوْنَ
سَبِیْلًا ۙ﴿۹۸﴾ فَاُولٰٓىِٕكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَ مَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِیْرًا وَّ سَعَةً ؕ وَ مَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ
یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۰۰﴾ ع ﴾

ر غ م

(س)	رَغْمًا	(1) ذلیل ہونا۔ (2) رَغِمَ اِلٰی۔ کسی کے پاس جانا۔
(مفاعلہ)	مُرَاغَمَۃً	(1) ایک دوسرے کو ذلیل کرنا۔ (2) ایک دوسرے کے پاس جانا۔
	مُرَاغَمٌ	اسم المفعول ہے۔ ظرف کے معنی میں جانے کی جگہ۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

و ق ع

(ف)	وُقُوْعًا اور وَقْعَۃً	(1) گر پڑنا۔ (2) ہو پڑنا۔ واقع ہونا۔ (3) ثابت ہونا۔ لازم ہونا۔ ﴿ وَیُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ ﴾ (22/الحج:65) ''اور وہ تھامتا ہے آسمان کو کہ کہیں وہ گر پڑے زمین پر۔'' ﴿ وَ وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا ﴾ (27/النمل:85) ''اور ثابت ہوئی بات ان لوگوں پر بسبب اس کے جو انہوں نے ظلم کیا۔''
	قَعْ	فعل امر ہے۔ تو گر پڑ۔ تو واقع ہو۔ ﴿ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۲۹﴾ ﴾ (15/الحجر:29) ''تو تم لوگ گر پڑنا اس کے لیے سجدہ کرنے والوں کی حالت میں۔''
	وَاقِعٌ	اسم الفاعل ہے۔ گر پڑنے والا۔ واقع ہونے والا۔ ﴿ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ ﴾ (7/الاعراف:171) ''اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ یعنی پہاڑ گر پڑنے والا ہے ان پر۔'' ﴿ وَّ اِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾ ؕ ﴾ (51/الذّٰریٰت:6) ''اور یقیناً بدلہ یعنی بدلے کا دن ضرور واقع ہونے والا ہے۔''
	مَوْقِعٌ	ج مَوَاقِعُ۔ اسم الظرف ہے۔ گر پڑنے کی جگہ۔ ﴿ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ ۙ ﴾ (56/الواقعہ:75) ''پس نہیں! میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے گر پڑنے یعنی ڈوبنے کی جگہوں کی۔''
(مفاعلہ)	مُوَاقَعَۃً	کسی چیز میں گرنا۔

مُوَاقِعُ اسم الفاعل ہے۔ گرنے والا۔﴿ وَ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا ﴾ (18/ الکہف:53) ''اور دیکھیں گے مجرم لوگ آگ کو تو وہ گمان کریں گے کہ وہ گرنے والے ہیں اس میں۔''

ترکیب

ظَالِمِیْ دراصل ظَالِمِیْنَ تھا جو اَلَّذِیْنَ کا حال ہونے کی وجہ سے حال نصبی میں ہے اور اَنْفُسِهِمْ کا مضاف ہونے کی وجہ سے اس کا نون اعرابی گرا ہوا ہے۔ کُنَّا کا اسم اس میں نَحْنُ کی ضمیر ہے اور مُسْتَضْعَفِیْنَ اس کی خبر ہے۔ تَکُنْ کا اسم اَرْضُ اللّٰهِ ہے اور وَاسِعَةً اس کی خبر ہے۔ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ استثناء ہے، کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ سے اور اس کی مزید وضاحت مِنَ الرِّجَالِ کے مِنْ بیانیہ سے ہوئی ہے۔ یَجِدْ جواب شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہوا ہے اور مرکب توصیفی مُرٰغَمًا کَثِیْرًا اس کا مفعول ہے جب کہ سَعَةً، مُرٰغَمًا پر عطف ہے۔

ترجمہ

اِنَّ الَّذِیْنَ	تَوَفّٰىهُمُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ
بیشک وہ لوگ	پورا پورا لیتے ہیں جن کو (یعنی روح قبض کرتے ہیں)	فرشتے	خود پر ظلم کرنے والے ہوتے ہوئے

قَالُوْا	فِیْمَ	كُنْتُمْ	قَالُوْا	كُنَّا	مُسْتَضْعَفِیْنَ	فِی الْاَرْضِ
وہ کہتے ہیں	کس چیز میں	تم لوگ تھے	وہ لوگ کہتے ہیں	ہم لوگ	کمزور تھے	زمین میں

قَالُوْٓا	اَ	لَمْ تَكُنْ	اَرْضُ اللّٰهِ	وَاسِعَةً	فَتُهَاجِرُوْا	فِیْهَا
وہ (فرشتے) کہتے ہیں	کیا	نہیں تھی	اللہ کی زمین	کشادہ	تم لوگ ہجرت کرتے	اس میں

فَاُولٰٓئِكَ	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَسَآءَتْ	مَصِیْرًا	اِلَّا
پس وہ لوگ ہیں	جن کا ٹھکانہ	جہنم ہے	اور کتنی بری ہے وہ	لوٹنے کی جگہ	سوائے اس کے کہ

الْمُسْتَضْعَفِیْنَ	مِنَ الرِّجَالِ	النِّسَآءِ	وَالْوِلْدَانِ	لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
کمزور ہوں	مردوں میں سے	اور عورتوں میں سے	اور بچوں میں سے	وہ استطاعت نہ رکھتے ہوں

حِیْلَةً	وَّلَا یَهْتَدُوْنَ	سَبِیْلًا	فَاُولٰٓئِكَ	عَسَى اللّٰهُ اَنْ	یَّعْفُوَ
کسی تدبیر کی	اور وہ نہ پاتے ہوں	کوئی راستہ	تو وہ لوگ ہیں	اُمید ہے کہ اللہ	درگزر کرے

عَنْهُمْ	وَكَانَ	اللّٰهُ	عَفُوًّا	غَفُوْرًا	وَمَنْ یُّهَاجِرْ
جن سے	اور ہے	اللہ	بے انتہا درگزر کرنے والا	بے انتہا بخشنے والا	اور جو ہجرت کرے گا

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	یَجِدْ	فِی الْاَرْضِ	مُرٰغَمًا كَثِیْرًا	وَّ	سَعَةً	وَمَنْ	یَّخْرُجْ
اللہ کی راہ میں	تو وہ پائے گا	زمین میں	جانے کی کثیر جگہیں	اور	کشادگی	اور جو	نکلتا ہے

مِنْۢ بَیْتِهٖ	مُهَاجِرًا	اِلَى اللّٰهِ	وَرَسُوْلِهٖ	ثُمَّ
اپنے گھر سے	ہجرت کرنے والا ہوتے ہوئے	اللہ کی طرف	اور اس کے رسول کی طرف	پھر

یُدْرِكْهُ	الْمَوْتُ	فَقَدْ وَقَعَ	اَجْرُهٗ	عَلَى اللّٰهِ	وَكَانَ	اللّٰهُ
آلیتی ہے اس کو	موت	تو واقع ہو چکا ہے	اس کا اجر	اللہ پر	اور ہے	اللہ

رَّحِيمًا 807	غفُوْرًا
ہر حال میں رحم کرنے والا	بے انتہا بخشنے والا

آیت نمبر (101 تا 104)

﴿وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝١٠١ وَ اِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ
طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۣ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَاۗىِٕكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَاۗىِٕفَةٌ
اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَ اَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ
اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ
مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَ خُذُوْا حِذْرَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا
مُّهِيْنًا ۝١٠٢ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰي جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝١٠٣ وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَاۗءِ الْقَوْمِ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا
تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝١٠٤ ﴾

ق ص ر

(ن) — قُصُوْرًا — (1) ناقص ہونا۔ سست ہونا (لازم)۔ (2) ناقص کرنا۔ نیچا رکھنا۔ کمی کرنا (متعدی)۔ آیت زیر مطالعہ۔

قَاصِرٌ — اسم الفاعل ہے۔ نیچا رکھنے والا۔ کمی کرنے والا۔ ﴿وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ﴾ (38/ص:52) ''اور ان کے پاس نگاہ نیچی رکھنے والیاں ہیں۔''

(ض) — قَصْرًا — (۱) در و دیوار مضبوط کرنا۔ (۲) رہائش دینا۔

قَصْرٌ — ج قُصُوْرٌ۔ محل۔ ﴿اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۚ ۝٣٢﴾ (77/المرسلت:32) ''بیشک وہ یعنی دوزخ پھینکے کی چنگاریاں محل کی مانند۔'' ﴿وَ يَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝١٠﴾ (25/الفرقان:10) ''اور وہ بنائے گا آپؐ کے لیے محلات۔''

مَقْصُوْرٌ — اسم المفعول ہے۔ رہائش دیا ہوا۔ ﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۚ ۝٧٢﴾ (55/الرحمن:72) ''رہائش دی ہوئی حوریں ہیں خیموں میں۔''

(افعال) — اِقْصَارًا — گھٹانا۔ کم کرنا۔ ﴿يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝٢٠٢﴾ (7/الاعراف:202) ''وہ بڑھاتے ہیں ان کو گمراہی میں پھر گھٹاتے نہیں۔''

(تفعیل) — تَقْصِيْرًا — کم کرنا۔ تراشنا۔

مُقَصِّرٌ — اسم الفاعل ہے۔ تراشنے والا۔ ﴿مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ ۙ﴾ (48/الفتح:27) ''مونڈنے والے اپنے سروں کو اور تراشنے والے۔''

693

س ل ح

(ف) سَلْحًا — ہتھیار پہننا۔ ہتھیار لگانا (اپنے آپ پر)
سِلَاحٌ — ج اَسْلِحَةٌ۔ اسم ذات ہے۔ ہتھیار۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

م ط ر

(ن) مَطْرًا — آسمان سے کسی چیز کا برسنا جیسے بارش۔ اولے۔ پتھر وغیرہ۔
مَطَرٌ — اسم ذات ہے۔ برسنے والی چیز۔ بارش۔ آیت زیرِ مطالعہ۔
(افعال) اِمْطَارًا — آسمان سے کسی چیز کو برسانا۔ ﴿ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ط ﴾ (7/الاعراف: 74) ''اور ہم نے برسایا ان پر ایک برسنے والی چیز۔''
اَمْطِرْ — فعل امر ہے۔ تو برسا۔ ﴿ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ ﴾ (8/الانفال: 32) ''پھر تو برسا ہم پر پتھر آسمان سے۔''
مُمْطِرٌ — اسم الفاعل ہے۔ برسانے والا۔ ﴿ هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ط ﴾ (46/الاحقاف: 24) ''یہ ایک بادل ہے، ہم پر برسانے والا ہے۔''

ترکیب

جُنَاحٌ مبتداء مؤخر نکرہ ہے اور لَيْسَ کا اسم ہے۔ اس کی خبر محذوف ہے۔ اور عَلَيْكُمْ قائم مقام خبر ہے۔ اِنَّ کا اسم اَلْكٰفِرِيْنَ اور آگے كَانُوْا سے مُبِيْنًا تک پورا جملہ اس کی خبر ہے۔ كَانُوْا کا اسم اس میں هُمْ کی ضمیر ہے جو اَلْكٰفِرِيْنَ کے لیے ہے۔ عَدُوًّا مُّبِيْنًا اس کی خبر ہے۔ كُنْتَ اور اَقَمْتَ افعال ماضی ہیں لیکن ان سے پہلے اِذَا شرطیہ آیا ہے اس لیے ان کا ترجمہ مستقبل میں ہوگا۔ طَآئِفَةٌ اُخْرٰی نکرہ مخصوصہ ہے اور لَمْ يُصَلُّوْا اس کی خصوصیت ہے۔ قِيَامًا، قُعُوْدًا اور عَلٰی جُنُوْبِكُمْ، یہ تینوں حال ہیں۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ سے مَوْقُوْتًا تک کے جملے کی بھی وہی ترکیب ہے۔ جو اوپر اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ سے مُبِيْنًا تک کے جملے کی دی گئی ہے۔

ترجمہ

وَاِذَا	ضَرَبْتُمْ	فِی الْاَرْضِ	فَلَيْسَ	عَلَيْكُمْ	جُنَاحٌ	اَنْ	تَقْصُرُوْا
اور جب کبھی	تم لوگ سفر کرو	زمین میں	تو نہیں ہے	تم لوگوں پر	کوئی گناہ	کہ	تم لوگ کمی کرو

مِنَ الصَّلٰوةِ	اِنْ	خِفْتُمْ	اَنْ	يَّفْتِنَكُمُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
نماز میں سے	اگر	تمہیں خوف ہو	کہ	تمہیں تکلیف دیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ	كَانُوْا	لَكُمْ	عَدُوًّا مُّبِيْنًا	وَاِذَا	كُنْتَ	فِيْهِمْ
یقیناً کافر لوگ	ہیں	تمہارے لیے	کھلے دشمن	اور جب کبھی	آپؐ ہوں	ان میں

فَاَقَمْتَ	لَهُمُ	الصَّلٰوةَ	فَلْتَقُمْ	طَآئِفَةٌ	مِّنْهُمْ
تو آپؐ قائم کریں	ان کے لیے	نماز کو	پس چاہیے کہ کھڑی ہو	ایک جماعت	ان میں سے

مَّعَكَ	وَلْيَاْخُذُوْٓا	اَسْلِحَتَهُمْ	فَاِذَا	سَجَدُوْا
آپؐ کے ساتھ	اور چاہیے کہ وہ لوگ پکڑیں	اپنے اسلحے	پھر جب	وہ سجدہ کرلیں

697

ترجمہ

فَلْيَكُوْنُوْا	مِنْ وَّرَآئِكُمْ	وَلْتَاْتِ	طَآئِفَةٌ اُخْرٰى	لَمْ يُصَلُّوْا
تو چاہیے کہ وہ لوگ ہو جائیں	تمہارے پیچھے	اور چاہیے کہ آئے	دوسری جماعت	جس نے نماز نہیں پڑھی

فَلْيُصَلُّوْا	مَعَكَ	وَلْيَاْخُذُوْا	حِذْرَهُمْ	وَاَسْلِحَتَهُمْ	وَدَّ
تو چاہیے کہ وہ لوگ نماز پڑھیں	آپؐ کے ساتھ	اور چاہیے کہ پکڑیں	اپنا بچاؤ	اور اپنے اسلحے	چاہا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَوْ	تَغْفُلُوْنَ	عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ	وَاَمْتِعَتِكُمْ
ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا	(کہ) اگر	تم غافل ہوتے	اپنے اسلحے سے	اور اپنے سامانوں سے

فَيَمِيْلُوْنَ	عَلَيْكُمْ	مَّيْلَةً وَّاحِدَةً	وَلَا جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ
تو وہ لوگ دھاوا بول دیں	تم لوگوں پر	یکبارگی حملہ کرکے	اور کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے	تم لوگوں پر

اِنْ	كَانَ	بِكُمْ	اَذًى	مِّنْ مَّطَرٍ	اَوْ	كُنْتُمْ	مَّرْضٰٓى	اَنْ	تَضَعُوْٓا
اگر	ہو	تم کو	کوئی تکلیف	بارش سے	یا	تم لوگ ہو	مریض	کہ	تم لوگ رکھ دو

اَسْلِحَتَكُمْ	وَخُذُوْا	حِذْرَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	اَعَدَّ	لِلْكٰفِرِيْنَ
اپنے اسلحوں کو	اور پکڑو	اپنا بچاؤ	یقیناً	اللہ نے	تیار کیا ہے	کافروں کے لیے

عَذَابًا مُّهِيْنًا	فَاِذَا	قَضَيْتُمُ	الصَّلٰوةَ	فَاذْكُرُوا	اللّٰهَ
ایک رُسوا کرنے والا عذاب	پھر جب	تم لوگ پورا کر لو	نماز کو	تو تم لوگ یاد کرو	اللہ کو

قِيٰمًا	وَّقُعُوْدًا	وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ	فَاِذَا	اطْمَاْنَنْتُمْ
کھڑے ہوئے	اور بیٹھے ہوئے	اور اپنی کروٹوں پر	پھر جب	تم لوگ مطمئن ہو

فَاَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	اِنَّ	الصَّلٰوةَ	كَانَتْ	عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا
تو تم لوگ قائم کرو	نماز کو	بیشک	نماز	ہے	مومنوں پر	مقرر وقت پر فرض

وَلَا تَهِنُوْا	فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ	اِنْ	تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ	فَاِنَّهُمْ
اور تم لوگ سست مت ہو	اس قوم کی جستجو میں	اگر	تکلیف اُٹھایا کرتے ہو تم	تو وہ لوگ (بھی)

يَاْلَمُوْنَ	كَمَا	تَاْلَمُوْنَ	وَتَرْجُوْنَ	مِنَ اللّٰهِ
تکلیف اُٹھاتے ہیں	اس کی مانند جیسی	تم لوگ تکلیف اُٹھاتے ہو	اور تم لوگ اُمید رکھتے ہو	اللہ سے

مَا	لَا يَرْجُوْنَ	وَكَانَ	اللّٰهُ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا
اس کی جس کی	وہ لوگ اُمید نہیں رکھتے	اور ہے	اللہ	جاننے والا	حکمت والا

نوٹ۔1

ان آیات میں قصر نماز اور صلوٰۃِ خوف کا بیان ہے جن کی تفصیل خاصی طویل ہے۔ ان کو مستند تفاسیر میں دیکھا جا سکتا ہے۔ یہاں ہم صرف اہم نکات بیان کریں گے۔ واضح رہے کہ یہ پورا نوٹ تفہیم القرآن سے ماخوذ ہے۔

1۔ آیت نمبر ۱۰۱ میں اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ کے فقرے سے خیال آتا ہے کہ قصر کا کام صرف خوف کے سفر کے لیے ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی خیال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ قصر کی اجازت ایک انعام ہے جو اللہ نے تمہیں بخشا ہے۔ لہٰذا اُس کے انعام کو قبول کرو۔'' یہ آیت قریب قریب تواتر سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امن اور خوف دونوں حالتوں کے سفر میں قصر فرمایا ہے۔

2۔ زمانۂ امن کے سفر میں قصر یہ ہے کہ جن اوقات کی نماز میں چار رکعتیں فرض ہیں ان میں دو رکعتیں پڑھی جائیں اور حالتِ جنگ میں قصر کے لیے کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ جنگی حالات جس طرح اجازت دیں نماز پڑھی جائے۔ اگر حالات زیادہ پُرخطر ہوں تو نماز کو مؤخر کیا جاسکتا ہے جیسا کہ جنگ خندق کے موقع پر ہوا۔

3۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں فجر کی سنتوں اور عشاء کے وتر کا التزام فرماتے تھے مگر باقی اوقات میں صرف فرض پڑھتے تھے۔ البتہ نفل نماز جب موقع ملتا تھا پڑھ لیا کرتے تھے۔ اسی بنا پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جائز قرار دیتے ہیں اور اسے بندے کے اختیار پر چھوڑ دیتے ہیں۔ فقہ حنفی کے مطابق مسافر جب راستہ طے کر رہا ہو تو سنتیں نہ پڑھنا افضل ہے اور جب کسی جگہ قیام کر لے تو پڑھنا افضل ہے۔

4۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک 48 میل یا اس سے زیادہ طویل سفر میں قصر کیا جائے گا۔ امام مالکؒ کے نزدیک 45 میل، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے نزدیک 15 میل کے سفر میں قصر کرنا جائز ہے۔

5۔ سفر میں کسی جگہ 15 دن یا اس سے زیادہ قیام کی نیت ہو تو پھر پوری نماز ادا کرنی ہوگی۔ یہ امام ابوحنیفہؒ کی رائے ہے۔ امام احمدؒ چار دن، جب کہ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ چار دن سے زیادہ کے ارادۂ قیام پر قصر کو جائز نہیں سمجھتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس باب میں کوئی صریح حکم مروی نہیں ہے۔

آیت نمبر (105 تا 109)

﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۙ﴿۱۰۵﴾ وَّ
اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ﴿۱۰۶﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۚۙ﴿۱۰۷﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ
مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۟ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾

ترجمہ

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ	اِلَيْكَ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ	لِتَحْكُمَ	بَيْنَ النَّاسِ
یقیناً ہم نے اُتارا	آپ کی طرف	اس کتاب کو	حق کے ساتھ	تا کہ آپ فیصلہ کریں	لوگوں کے درمیان

بِمَآ	اَرٰىكَ	اللّٰهُ	وَلَا تَكُنْ	لِّلْخَآئِنِيْنَ	خَصِيْمًا
اس سے جو	سمجھایا آپ کو	اللہ نے	اور آپ مت ہوں	خیانت کرنے والوں کے لیے	جھگڑا کرنے والے

697

وَاسْتَغْفِرِ	اللّٰهَ	اِنَّ اللّٰهَ	كَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا
اور آپؐ مغفرت چاہیں	اللہ سے	یقیناً اللہ	ہے	بے انتہا بخشنے والا	ہر حال میں رحم کرنے والا

وَلَا تُجَادِلْ	عَنِ الَّذِيْنَ	يَخْتَانُوْنَ	اَنْفُسَهُمْ	اِنَّ اللّٰهَ
اور تم مناظرہ مت کرو	ان کی طرف سے جنہوں نے	خیانت کی	اپنے آپ سے	یقیناً اللہ

لَا يُحِبُّ	مَنْ	كَانَ	خَوَّانًا	اَثِيْمًا
پسند نہیں کرتا	اس کو جو	ہو	بار بار خیانت کرنے والا	ہمیشہ گناہ کرنے والا

يَّسْتَخْفُوْنَ	مِنَ النَّاسِ	وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ	مِنَ اللّٰهِ	وَهُوَ
وہ پوشیدگی چاہتے ہیں	لوگوں سے	اور پوشیدگی نہیں چاہتے	اللہ سے	اور وہ

مَعَهُمْ	اِذْ	يُبَيِّتُوْنَ	مَا	لَا يَرْضٰى
ان کے ساتھ ہوتا ہے	جب	وہ لوگ رات کو مشورہ کرتے ہیں	اس کا	وہ (یعنی اللہ) راضی نہیں ہوتا

مِنَ الْقَوْلِ	وَكَانَ اللّٰهُ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	مُحِيْطًا
جس بات سے	اور اللہ ہے	اس کو جو	وہ لوگ کرتے ہیں	گھیرنے والا

هٰۤاَنْتُمْ	هٰۤؤُلَآءِ	جٰدَلْتُمْ	عَنْهُمْ	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
ارے تم لوگ تو	وہ ہو (کہ)	مناظرہ کرتے ہو	ان کی طرف سے	اس دُنیوی زندگی میں

فَمَنْ	يُّجَادِلُ	اللّٰهَ	عَنْهُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اَمْ	مَّنْ	يَّكُوْنُ
تو کون	مناظرہ کرے گا	اللہ سے	ان کی طرف سے	قیامت کے دن	یا	کون	ہوگا

عَلَيْهِمْ	وَكِيْلًا
ان کا	کارساز

نوٹ۔1

یہ آیات اور اس کے آگے کی چند آیات ایک خاص واقعہ سے متعلق ہیں جس میں مدینہ میں آباد ایک مسلمان قبیلے کے ایک فرد نے چوری کی اور اس کا الزام ایک یہودی کے سر ڈال دیا۔ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے پیش ہوا تو قبیلے کے لوگوں نے باہم مشورہ کر کے اپنے آدمی کی حمایت میں اور یہودی کی مخالفت میں اپنے دلائل اور شہادتیں پیش کیں جس کو اللہ تعالیٰ نے خیانت اور جدال کہا اور ان آیات کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حقیقت واضح کر دی۔

"لیکن عام قرآن اسلوب کے مطابق جو ہدایات اس سلسلہ میں دی گئیں وہ مخصوص اس واقعہ کے ساتھ نہیں بلکہ تمام موجودہ اور آئندہ آنے والے مسلمانوں کے لیے عام اور بہت اصول اور فروعی مسائل پر مشتمل ہیں۔" (معارف القرآن)

آیت نمبر (103 تا 110)

﴿ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا
فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰي نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗــــَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗــــًٔـا
فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾ ع وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ
يُّضِلُّوْكَ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ
عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۭ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿١١٣﴾ ﴾

ر م ی

(ض) رَمْيًا: (۱) کوئی چیز پھینکنا۔ (۲) کسی پر الزام لگانا۔ تہمت لگانا۔ ﴿ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ﴾ (8/الانفال:17) ''اور آپ ﷺ نے نہیں پھینکا، جب آپ ﷺ نے پھینکا بلکہ اللہ نے پھینکا۔'' ﴿ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ﴾ (24/النور:4) ''اور وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہیں پاکدامن عورتوں پر۔''

ترکیب

مَنْ شرطیہ ہے۔ يَعْمَلْ اور يَظْلِمْ اور يَسْتَغْفِرْ، یہ تینوں افعال شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہیں جب کہ يَجِدْ جواب شرط ہے۔ يَكْسِبْ بھی شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے اور يَكْسِبُهٗ جواب شرط ہے لیکن درمیان میں اِنَّمَا آجانے کی وجہ سے یہ مجزوم نہیں ہوا۔ اسی طرح يَرْمِ شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے اور فَقَدِ احْتَمَلَ جواب شرط ہے لیکن فعل ماضی ہے اس لیے محلاً مجزوم ہے۔

ترجمہ

وَمَنْ	يَّعْمَلْ	سُوْۗءًا	اَوْ	يَظْلِمْ	نَفْسَهٗ	ثُمَّ	يَسْتَغْفِرِ	اللّٰهَ
اور جو	کرتا ہے	کوئی برائی	یا	ظلم کرتا ہے	اپنے آپ پر	پھر	مغفرت مانگتا ہے	اللہ سے

يَجِدِ	اللّٰهَ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا	وَمَنْ	يَّكْسِبْ	اِثْمًا
تو وہ پاتا ہے	اللہ کو	بے انتہا بخشنے والا	ہر حال میں رحم کرنے والا	اور جو	کماتا ہے	کوئی گناہ

فَاِنَّمَا	يَكْسِبُهٗ	عَلٰي نَفْسِهٖ	وَكَانَ	اللّٰهُ	عَلِيْمًا
تو کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	وہ کماتا ہے اس کو	اپنی ہی جان پر	اور ہے	اللہ	جاننے والا

حَكِيْمًا	وَمَنْ	يَّكْسِبْ	خَطِيْۗـــَٔةً	اَوْ	اِثْمًا	ثُمَّ	يَرْمِ	بِهٖ
حکمت والا	اور جو	کماتا ہے	کوئی خطا	یا	کوئی گناہ	پھر	وہ الزام ڈالتا ہے	اس کا

بَرِيْۗـــًٔـا	فَقَدِ احْتَمَلَ	بُهْتَانًا	وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا	وَلَوْلَا	فَضْلُ اللّٰهِ
کسی بے گناہ پر	تو اس نے اُٹھایا ہے	ایک بہتان	اور ایک کھلا گناہ	اور اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل

عَلَيْكَ	وَرَحْمَتُهٗ	لَهَمَّتْ	طَّاۗىِٕفَةٌ	مِّنْهُمْ	اَنْ	يُّضِلُّوْكَ
آپؐ پر	اور اس کی رحمت	تو ارادہ کیا تھا	ایک گروہ نے	ان میں سے	کہ	وہ بہکا دیں آپؐ کو

وَمَا يُضِلُّوْنَ	اِلَّآ	اَنْفُسَهُمْ	وَمَا يَضُرُّوْنَكَ	مِنْ شَیْءٍ	وَاَنْزَلَ
اور وہ نہیں بہکاتے ہیں	مگر	اپنے آپ کو	اور وہ نہیں نقصان کرتے آپ ؐ کا	کچھ بھی	اور اُتارا

اللّٰهُ	عَلَيْكَ	الْكِتٰبَ	وَالْحِكْمَةَ	وَعَلَّمَكَ	مَا	لَمْ تَكُنْ	تَعْلَمُ
اللہ نے	آپ ؐ پر	اس کتاب کو	اور حکمت کو	اور سکھایا آپ ؐ کو	وہ، جو	آپ ؐ نہیں	آپ ؐ نہیں جانتے

وَكَانَ	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكَ	عَظِيْمًا
اور ہے	اللہ کا فضل	آپ ؐ پر	بہت عظیم

آیت نمبر (114 تا 115)

﴿ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَمَنْ
يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١١٤﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا
تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾ ع ﴾

ترکیب

وَمَنْ شرطیہ ہے اور يَفْعَلْ شرط ہے، جب کہ نُؤْتِيْهِ اس کا جواب شرط ہے لیکن سَوْفَ آجانے سے یہ مجزوم نہیں ہوا۔ اس طرح وَمَنْ شرطیہ کی شرط يُشَاقِقِ آئی ہے۔ اگر مجزوم ہونے کی وجہ سے مضاعف کا لام کلمہ ساکن ہوتا ہے تو اسے ادغام کر کے اور ادغام کے بغیر، دونوں طرح استعمال کرنا جائز ہوتا ہے۔ يُشَاقِقْ یہاں ادغام کے بغیر آیا ہے اور يَتَّبِعْ بھی شرط ہے جب کہ نُوَلِّهٖ ج اور نُصْلِهٖ جواب شرط ہے۔

ترجمہ

لَا خَيْرَ	فِيْ كَثِيْرٍ	مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ	اِلَّا	مَنْ	اَمَرَ
کسی قسم کی کوئی بھلائی نہیں ہے	اکثر میں	ان کی سرگوشی میں سے	سوائے اس کے کہ	جو	ترغیب دے

بِصَدَقَةٍ	اَوْ مَعْرُوْفٍ	اَوْ اِصْلَاحٍۢ	بَيْنَ النَّاسِ	وَمَنْ	يَّفْعَلْ	ذٰلِكَ
کسی خیرات کی	یا کسی بھلائی کی	یا کسی اصلاح کی	لوگوں کے درمیان	اور جو	کرے گا	یہ

ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ	فَسَوْفَ	نُؤْتِيْهِ	اَجْرًا عَظِيْمًا	وَمَنْ	يُّشَاقِقِ
اللہ کی رضا چاہنے میں	تو عنقریب	ہم دیں گے اس کو	ایک شاندار بدلہ	اور جو	مخالفت کرے گا

الرَّسُوْلَ	مِنْۢ بَعْدِ مَا	تَبَيَّنَ	لَهُ	الْهُدٰى	وَيَتَّبِعْ
ان رسول کی	اس کے بعد کے جو	واضح ہوئی	اس کے لیے	ہدایت	اور پیروی کرے گا

غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ	نُوَلِّهٖ	مَا	تَوَلّٰى	وَنُصْلِهٖ
مومنوں کے راستے کے علاوہ کی	تو ہم پھیر دیں گے اس کو	ادھر، جدھر	وہ پھرا	اور ہم ڈالیں گے اس کو

جَهَنَّمَ	وَسَاۗءَتْ	مَصِيْرًا
جہنم میں	اور کتنا برا ہے وہ	لوٹنا